ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۶

جماعت احمدیہ کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے مثال محبت

از جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

۳

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بے مثال محبت ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حضور کے مقام اور آپ کی شان کو سمجھتی ہے۔ اس لئے بجا طور پر آپ سے بے پایاں محبت رکھتی ہے۔ عام طور پر یہ اعتراض کرنے والے غیر مبائعین یا ان کے ہم نوا ہیں۔ اس لئے میں ان سے کہتا ہوں۔ کیا جانتے ہو۔ کہ سیدنا حضرت محمود رضی کون ہے؟ وُہ خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعودؑ کا وُہ فرزند ہے جس کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بشارت دی۔ اس کے تقوٰی۔ اس کی بزرگی اور اس کے اولوالعزم خلیفہ ہونے کا اعلان کیا۔ اس نے سالہا سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے مقدس باپ۔ اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ایسی مطہرہ ماں کی گود میں پرورش پائی۔ ان کے سایہ میں۔ ان کی روحانی تربیت میں مقدس بہشتی اور اس کے مقدس ترین گھر میں پرورش پائی۔ خدا کا فضل اس کے شاملِ حال تھا۔ اور فرشتے اس کی حفاظت کرتے تھے۔ خدا اس کی پاکیزہ فاروقی فطرت کو خود نشو ونما دے رہا تھا۔ ۱۹۰۵ء میں خدا تعالیٰ کا الہام "انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً" حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوتا ہے اور اسی وقت اس کا علم سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:-

"اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً الہام ہوا ہے صبح اٹھ کر ذکر کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ الہام ہوا ہے۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۱)

کیا اس مقدس انسان سے محبت کرنا جرم ہے۔ جسے خدا نے "مسیحی نفس" بنایا۔ اور جسے "رجس سے پاک" ٹھہرایا؟ ہاں کیا اس پاکباز انسان سے محبت کرنا پیر پرستی ہے۔ جو اس زمانہ کے بہترین مزکّی مسیح موعودؑ کے ہاتھوں پاک کیا گیا۔ جو اس کی روحانی تربیت کا اولین ثمرہ ہے؟ کیا اس سے محبت کرنا جرم ہے۔ جس سے خداوند تعالیٰ آغاز جوانی بلکہ بچپن سے ہی ہمکلام ہوتا رہا ہے، بخدا اگر یہ جرم ہے، اگر یہ پیر پرستی ہے تو پھر خدا تک پہنچنے کے لئے یہ "پیر پرستی" نہایت ضروری ہے۔ الٰہی برکات کو حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کرنا لازمی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایسا ہی الہام متذکرہ بالا (صل علی محمد وآل محمد) میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سِر ہے۔ کہ افاضۂ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے۔ وہ ان ہی طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم ومعارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ حاشیہ ۵۰۳)

مقام تعجب ہے۔ کہ آج غیر مبائعین اور ان کے آلۂ کار اس کے بالکل برعکس یہ کہتے ہیں کہ اہل بیت مسیح موعودؑ سے عداوت رکھنا ہی خدا رسیدہ بننے کی علامت ہے، ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

کیا کبھی اہلبیت سے دشمنی کا نتیجہ بہتر ہوا ہے؟ جاؤ سارے نبیوں کی تاریخ پڑھ جاؤ۔ سارے ماموروں کے حالات کی ورق گردانی کر جاؤ۔ تمہیں ایک مثال بھی نہیں ملے گی۔ کہ خدا کے کسی مامور یا نبی کی وفات کے بعد اس کے اہلبیت سے دشمنی کرنے والے مقربانِ بارگاہ احدیت بنے ہوں۔ یہ راستہ یقیناً خطرناک ہے۔ اے کاش ہمارے مخالف اپنے ہی سابقہ اور موجودہ حالات کا موازنہ کرکے عبرت حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین ونبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ . . . دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔" (سبز اشتہار)

گویا اللہ تعالےٰ نے اولوالعزم بشیر ثانی حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اسی لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ کہ ان کو امام اور خلیفہ بنائے۔ تاکہ لوگ آپ کی اقتدار و ہدائت سے راہِ راست" پر آجائیں۔ اور ان کے نقشِ قدم پر چلکر "نجات" پائیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اقتدار بجز محبت ناممکن ہے پس ضروری ہوا۔ کہ احمدی لوگ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ سے بے مثال محبت کریں۔ تا راہِ راست پر قائم رہیں اور نجات پائیں۔ یہ خدا کا فرمودہ ہے۔ جسے دنیا کے فرزندوں کے منصوبے باطل ثابت نہیں کرسکتے۔ وہ اس بزرگ انسان کی مخالفت کے ذریعہ اپنے آپ کو راہ راست سے دور اور نجات سے محروم کر رہے ہیں لیکن خدا کے نوشتہ کو بدل نہیں سکتے

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی۔ کہ دوسرا بشیر یا محمود "حسن و احسان میں تیرا نظیر" ہوگا۔ اور اس نے ایسا ہی کرکے دکھا دیا۔ سچے احمدیوں سے یہ کہنا کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بے مثال محبت نہ کریں۔ درحقیقت ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے باز رکھنے کی ناکام کوشش کے مترادف ہے میں "ناکام کوشش" اس لئے کہتا ہوں کہ جن بینا آنکھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان کو دیکھا وہ آپ پر فریفتہ ہوگئیں۔ وہ مخلص انسان آپ پر فدا ہو گئے۔ اس حضرت حقہ کے لئے علماء کے فتاوے۔ ان کے ضرر رساں منصوبے۔ ہاں ان کے حضرت اقدس پر گندے اور ناپاک اتہامات ان مومنوں کے استقلال میں تزلزل پیدا نہ کرسکے۔ اور بھلا آفتاب کو دیکھ کر صالحین کے لئے اس کا انکار ممکن ہی کس طرح ہے؟ آج پھر بصارت رکھنے والی آنکھیں۔ بصیرت رکھنے والے دل سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ میں "اسی حسن و احسان" کا نظارہ کرتے ہیں۔ اس لئے وہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے ہزار فتنے کھڑے کئے جائیں۔ ہزار منصوبے کئے جائیں۔ مخلصین کے سچے جذبۂ محبت میں ذرہ فرق نہیں آسکتا۔ اگر تم کسی عقلمند کو منوا سکتے ہو۔ کہ چاند سے محبت نہ کرے۔ اگرچہ اس میں آفتاب کا جلوہ نمایاں ہے۔ تو شائد کسی سچے احمدی سے بھی یہ توقع کرسکو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا دعوےٰ کرتے ہوئے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے پرخاش رکھے گر

ایں خیال است و محال است و جنوں

ـــــــــــــ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی کھانسی اور نزلہ کی شکائت ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور پیچش کے باعث تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت جگر میں درد اور تلی کے باعث ناساز ہے دعائے صحت کی جائے صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے؛

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان سنہ ۱۹۳۸ء کیلئے

کوالیفائڈ ریفریز کی ضرورت

خدا کے فضل سے امسال منیر ہاکی ٹورنامنٹ پھر شروع اکتوبر میں ہوگا۔ ٹورنامنٹ کمیٹی کوشش کر رہی ہے۔ کہ اس کا الحاق پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن سے کرلیا جائے تاکہ پنجاب بھر کی چیدہ چیدہ ٹیمیں شرکت کرسکیں۔ ٹورنامنٹ کو ہر طرح کامیاب بنانے کے لئے ہماری طرف سے انتہائی کوشش کی جارہی ہے۔ گزشتہ دو سال کے ٹورنامنٹ خدا کے فضل سے اس قدر کامیاب رہے۔ کہ باہر سے آنے والی کسی ٹیم کو کسی قسم کی شکائت کا موقعہ نہیں ملا۔

پنجاب ہاکی ایسوسی ایشن سے الحاق ہو جانے کی صورت میں ہمیں کوالیفائڈ (سند یافتہ) ریفریز کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے جو احمدی دوست اس کام کے اہل ہوں وہ مہربانی فرماکر مجھے اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ نیز تحریر فرمائیں۔ کہ آیا وہ ہماری معاونت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کسی دوست کو اس کام کے اہل کسی اور دوست کا علم ہو۔ تو وہ مجھے اس دوست کا ایڈریس بھیجکر ممنون فرمائیں جو احباب اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر کسی ٹیم کو اس ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے کی ترغیب دے سکتے ہوں۔ وہ ابھی سے کوشش شروع کردیں۔ اور مجھے اپنی کوشش کے نتائج سے مطلع فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ ٹورنامنٹ کے متعلق ضروری کوائف بہت جلد شائع کردیئے جائیں گے؛

سکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان

درخواست ہائے دعا

محمد سعید صاحب قادیان اپنی ہمشیرہ اہلیہ چودہری فضل احمد صاحب پٹواری حلقہ گورداسپور کی صحت کے لئے مولوی نذیر احمد صاحب رحمانی قادیان اپنے لڑکے رشید احمد کی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار بیمار ہے۔ چودہری فتح محمد صاحب بٹالوی راولپنڈی اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو شروع جولائی سے ایک سخت مرض میں مبتلا ہوگئی ہے۔ سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے

اعلان تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ کہ کمیشن کا آئندہ اجلاس قادیان میں ۱۹ تا ۲۱ اگست سنہ ۱۹۳۸ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار ہوگا ۱۹ کو تمام ممبر صاحبان ساڑھے نو بجے صبح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر کمیشن کی کوٹھی پر تشریف لے آئیں۔ تاکہ جمعہ کی نماز سے پہلے ابتدائی کارروائی کی جاسکے۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

ـــــــــــــ

جو عرصہ ۴ ماہ سے بیمار ہے۔ مولوی وزیر خان صاحب جمشید پور اپنے لڑکے محمد علی کی صحت کے لئے، مولوی شجاعت علی صاحب جمشید پور اپنی لڑکی زبیدہ خاتون کی صحت کے لئے نیز اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے میاں محمد حسین صاحب ڈرافٹسمین اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ ۴۴

یوم بخار بیمار ہے۔ نیز اپنی لڑکی بشریٰ کی صحت کے لئے بھی جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں؛

خود اختیاری القاب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں یہ شوق پایا جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنے ناموں کے پیچھے ایک مختصر لقب یا nom de plume لگا لیتے ہیں۔ اور اسی سے پکارا جانا پسند کرتے ہیں ہماری جماعت کے لڑکوں میں یہ شوق اور جماعتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے اور کبھی کبھی تو ایسا نام بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ایک کلاس میں کئی لڑکے محمد احمد۔ یا بشیر احمد نام کے ہوں۔ تو پھر مشکل آ پڑتی ہے۔ اس لئے کوئی محمد احمدؔ انورؔ بن جاتا ہے۔ کوئی محمد احمد صادقؔ۔ اور کوئی بشیر احمد مجاہدؔ کہلانے لگتا ہے۔ اور کوئی بشیر احمد خالدؔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ نام اگرچہ تخلص نہیں ہیں۔ مگر تخلص کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

ذیل میں میں کچھ مختصر نام لکھتا ہوں تاکہ ضرورت مند احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بہت سے تو ان میں سے مشہور ہیں۔ اور لوگوں کے استعمال میں ہیں۔ مگر بعض ایسے بھی ہیں جن کا رواج نہیں۔ یاد رہے۔ کہ یہ فہرست مکمل نہیں ہے۔ اگر آدمی خیال رکھے۔ تو بیسیوں اور نام بھی اسی طرح کے ذہن میں آ سکتے ہیں:-

صادق۔ سلیم۔ مجاہد۔ متقی۔ تقی۔ مومن۔ مسلم۔ محسن۔ صدیق۔ صالح۔ شہید۔ منظور۔ مسرور۔ تائب۔ آئب۔ کریم۔ شاکر۔ ذاکر۔ حبیب۔ رفیق۔ جلیل۔ خلیل۔ عزیز۔ امین۔ نذیر۔ ظہیر۔ حقی۔ فقیر۔ حقیر۔ مسکین۔ نافع۔ جری۔ ممنون۔ غنی۔ لطیف۔ صغیر۔ احقر۔ اصغر۔ منیب۔ لبیب۔ تراب۔ کامل۔ زاہد۔ خالد۔ فاروق۔ مخلص۔ برہان۔ نور۔ منیر۔ ظریف۔ سالک۔ سعید۔ نجیب۔ حنیف۔ متین۔ مبین۔ معین۔ طاہر۔ اطہر۔ اکبر۔ مضطر۔ اختر۔ قدسی۔ طائر۔ محبوب۔ مطلوب۔ مقصود۔ طالب۔ نذیر۔ منذر۔ گل۔ غنچہ۔ دل۔ خاموش۔ نقی۔ شجاع۔ مطہر۔ حلیم۔ رشید۔ ناصر۔ منصور۔ خادم۔ مفید۔ صابر۔ مذکر۔ مبلغ۔ حامد۔ ظاہر۔ منور۔ مقدس۔ سیف۔ فائق۔ لائق۔ قابل۔ ہادی۔ لیاقت۔ طاقت۔ بلاغت۔ شوکت۔ فصاحت۔ عزت۔ لطافت۔ مراد۔ صوفی۔ ظفر۔ مظفر۔ مبشر۔ بشیر۔ محمود۔ احمدی۔ قادیانی۔ محمدی۔ محمودی۔ معلم۔ فاضل۔ ریاض۔ راضی۔ سوز۔ درد۔ حقیقت۔ عاجز۔ خاکسار۔ عائذ۔ ماہتاب۔ قمر۔ بدر۔ آفتاب۔ شمس۔ مہر۔ نجم۔ کوکب۔ ثاقب۔ یقین۔ ثریا۔ انور۔ فائز۔ مفلح۔ غازی۔ اسلم۔ سلام۔ ربانی۔ حقانی۔ ساجد۔ راکع۔ عابد۔ عبد۔ فرخ۔ طارق۔ زکی۔ اسد۔ نعمت۔ جوہر۔ گوہر۔ ثابت۔ مستقیم۔ قائم۔ مبصر۔ داعی۔ احسن۔ تواب۔ جمیل۔ کلمہ۔ طیب۔ جمال۔ جلال۔ کمال۔ روح۔ مرید۔ خاشع۔ آزاد۔ مطیع۔ مسبح۔ مستغفر۔ عاصی۔ عادل۔ منصف۔ متوکل۔ مصدق۔ خطیب۔ ممنون۔ مسافر۔ مہاجر۔ مقرب۔ ولی۔ حافظ۔ وارث۔ قانت۔ موحد۔ اواب۔ حکیم۔ نصیر۔ ناز۔ نیاز۔ ایاز۔ فیاض۔ منیض۔ شاہد۔ سابق۔ احسان۔ طیار۔ جرار۔ کرار۔ منادٖ۔ نیک۔ شریف۔ مطیع۔ اشرف۔ بختیار۔ مبارک۔ برکت۔ مصباح۔ سراج۔ مکرم۔ معظم۔ اکرم۔ کلیم۔ نقاد۔ قاصد۔ عاشق۔ ساقی۔ ماہر۔ مدثر۔ مزمل۔ خلیق۔ فہیم۔ فضل۔ فضیل

قادیان دارالامان

قادیاں کی فضا عبیر آمیز
اس کی آب و ہوا فرح انگیز
حسن فگن اس پہ جلوۂ یزداں
اس کے دیوار و در تجلی ریز

خاکی [illegible] قادیانی

خلافت جوبلی فنڈ

کے متعلق

جماعت ہائے احمدیہ کا فرض

قدرت ثانی کا ظہور

خدا تعالےٰ جب انبیاء علیہم السلام کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ تو محض اس لئے۔ کہ لوگوں کو گمراہی۔ اور ضلالت کی ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لایا جائے۔ مگر یہ خدا تعالےٰ کا قانون ہے۔ کہ جس راستبازی کو وُہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دُنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ گو اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پُوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ یہ اہم کام وُہ اُن کے خلفاء کے ذریعہ سرانجام دیتا ہے گویا خدا تعالےٰ دو قسم کی قدرتیں دکھاتا ہے۔ اوّل قدرتِ اولیٰ۔ دوم قدرتِ ثانی۔ جس طرح پہلی قدرت یعنی انبیاء علیہم السلام کا وجُود عظیم الشان ہوتا ہے۔ اسی طرح قدرتِ ثانیہ کے وجُود بھی عظیم الشان ہوتے ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ خود اپنی نصرت و تائید کے ساتھ دُنیا میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جب دُنیا میں گمراہی پھیل گئی۔ اور شیطان نے اپنے سارے زور سے حملہ کیا۔ تو ایسے نازک دَور میں خدا تعالےٰ نے اپنے وعدے کے موافق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

جماعت احمدیہ کیلئے عظیم الشان نعمت

خدا تعالےٰ کی قدیم سنت کے موافق آپ کے بعد بھی خلفاء کا سلسلہ جاری ہوا۔ چنانچہ ہمارے موجودہ خلیفہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہیں۔ جو آپ کی ذات مبارک کو خدا تعالےٰ کی بہت بڑی نعمت نہ سمجھتا ہو۔ اپنے تو الگ رہے۔ دُشمن بھی جن کو حضور سے نہایت درجہ بُغض ہے۔ آپ کی غیر معمولی قابلیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ حضور خدا تعالےٰ کے موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل خلیفۂ برحق ہیں۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے پہلے ہی سے آپ کی دُعاؤں کو قبول فرما کر بشارات دی ہوئی تھیں۔ اور فرمایا تھا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وُہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ یخلق اللہ ما یشاء (سبز اشتہار)

پھر فرمایا ”ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا“ (سبز اشتہار)

پھر فرمایا ”وُہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور جس کے متعلق فرمایا کان اللہ نزل من السماء۔ پھر فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

اسی طرح اور بہت سی بشارات ہیں جو حضور کے حق میں خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح کو قبل از وقت بتائیں اور آج بڑی شان سے پوری ہو رہی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت جو فتنہ اُٹھا۔ وُہ کیسا بھیانک تھا۔ جماعت اس وقت ایک یتیم کی طرح تھی۔ اور سلسلہ کے سرکردہ اصحاب جو اب غیر مبایعین کہلاتے ہیں یہ عقیدہ گھڑ لیا تھا۔ کہ خلافتِ ثانیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر اس وقت خدا تعالےٰ نے دکھا دیا۔ کہ ان کا خیال بالکل باطل ہے۔ یہ فتنہ بعد میں بھی مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہا۔ مگر خدا تعالےٰ ہر موقعہ پر شیطان کے حملوں کو روک کر عظیم الشان فتح عطا کرتا رہا۔

مثال کے طور پر دیکھو تو جب احرار کا فتنہ اٹھا تو انہوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ہم احمدیت کو کچل کر رکھ دیں گے۔ ایسے وقت میں جب ہر طرف مخالفت ہی مخالفت تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر تمام دنیا پر واضح کر دیا۔ کہ میں زمین احرار کے پاؤں کے نیچے سے نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں احرار کا تمام وقار خاک میں مل گیا۔ اور وہ سخت ذلیل اور رسوا ہو گئے ؛

شکر و امتنان کا عملی رنگ میں اظہار

خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت پر جو خلافتِ ثانیہ ہے آج پچیس سال گزر رہے ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم تحدیث بالنعمت کے طور پر عملی رنگ میں ان جذبات شکر و امتنان کا اظہار کریں۔ اور اس شکریہ کے اظہار کے لئے جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں جب کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت پر پورے پچیس سال گزر جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے تین لاکھ کی حقیر رقم پیش ہو۔ اس تحریک کو تمام جماعت احمدیہ نے بنظر تحسین دیکھا ہے۔ اور وہ اس امر کا تہیہ کر چکی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے پورا کر کے دکھا دے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احباب اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم کہ اگر تم ہماری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔ تو ہم ان نعمتوں کا دور تمہارے لئے لمبا کر دیں گے۔

پھر جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مولوی محمد علی صاحب کہہ چکے ہیں۔ قادیانیوں نے خلافت جوبلی فنڈ پر تین لاکھ روپے جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور وہ یہ رقم جمع کر لیں گے جب ایک معاند سلسلہ کی ہمارے متعلق یہ رائے ہے۔ تو ہمارا یہ فرض اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کہ ہم ہر رنگ میں اس تحریک کو کامیاب بنائیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ اس تحریک کی ناکامی جماعت کے دشمنوں کو خوشی کا موقعہ بہم پہنچائے قادیان کی جماعت نے جس خلوص سے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ باہر کی جماعتوں نے ابھی اس رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ نہیں کی۔ چنانچہ ایک گاؤں میں مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ جس میں ماشاء اللہ کافی جماعت ہے۔ انکو خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کی گئی۔ تو کہا گیا کہ کچھ رقم جمع کر کے بھیج دیں گے۔ اچھا چار چار پانچ پانچ آنے اکٹھے کر کے بھیج دیں گے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ ان پر اس کی اہمیت ظاہر نہیں کی گئی۔ چنانچہ قادیان میں بھی ایسا ہی ہوا۔ کہ بعض لوگوں نے پہلے تھوڑی تھوڑی رقمیں لکھوائیں۔ مگر جب خلافت جوبلی فنڈ وغیرہ کے جلسے کئے گئے۔ تو کئی لوگوں نے پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تو بیرونی جماعتوں کے احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے لوگوں پر اس کی اہمیت ظاہر کریں قادیان میں تقریباً ہر شخص نے اپنی ایک ایک ماہ کی آمد اس فنڈ میں دی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ قادیان کی جماعت نے اس تحریک کی غرض و غائت اور اہمیت کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ بیرونی جماعتوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ بھی خلافت جوبلی فنڈ کمیٹیاں بنا کر اس فرض کی ادائیگی کا انتظام کریں۔

جماعت احمدیہ کے اخلاص کا امتحان

خلافت جوبلی فنڈ کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ (۱) جماعت کے اس اخلاص و ایمان کا امتحان ہے جو اسے سلسلہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہے (۲) وہ ایک حقیر مالی شکرانہ ہے۔ خلافت ثانیہ جیسی نعمت کے پچیس سال گزرنے پر (۳) وہ بیعت کے عہد کو یاد دلاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ (۴) وہ اس قومی غیرت کا بھی امتحان ہے۔ جس کا ہم نے دوست و دشمن میں اس ذمہ داری کو اٹھانے کا اقرار کر کے اظہار کیا ہے۔ دنیا میں جوبلیاں منائی جاتی ہیں۔ مگر یہ جوبلی ہمارے لئے بالکل نرالی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا سر آغا خاں کی جوبلی پر ان کے وزن کے برابر سونا تول کر پیش کیا گیا تھا۔ کیا ہم تین لاکھ کی رقم بھی پیش نہیں کر سکتے۔ پھر حضور نے تو فرما دیا ہے۔ کہ اس رقم کو سلسلہ کی بہتری کے لئے ہی استعمال کیا جائے گا۔ پس بیرونی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو لوگوں پر واضح کریں۔

خاکسار۔ کرم الٰہی ظفر
مجاہد تحریک جدید

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی تبلیغی رپورٹ

بابت مئی و جون

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت سرزمین گولڈ کوسٹ کے ۲۰۴ گاؤں میں احمدی مبلغین نے عرصہ زیر رپورٹ میں پیغام حق پہونچایا۔ ۱۵۸ لیکچر دیئے گئے۔ ۵۰۸۰ سامعین نے ان تقاریر کو سنا۔ ۵۳ نومبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ افریقن مبلغین کے علاوہ خاکسار کو بھی دو دفعہ باہر دورہ پر جانے کا موقعہ میسر آیا۔ باوجود ملک میں مالی مشکلات اور انتہائی درجہ تک کوکو کی قیمت گر جانے کے بفضلہ مبلغ پچاس پونڈ قادیان روانہ کئے گئے۔ جن سے دس پونڈ چندہ موعودہ اور چالیس پونڈ چندہ تحریک جدید ہے۔ مزید برآں بہت سے مخلصین کے وعدے ابھی باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں وعدے پورے کرنے کی توفیق بخشے ؛

علاوہ ازیں خاکسار ہر روز بعد نماز فجر باری باری۔ قرآن مجید۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس دیتا رہا۔ طلبائے مبلغین کلاس کو بھی باقاعدہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ روزانہ ڈاک کا بلاناغہ مطالعہ کر کے وقت پر خطوط کے جوابات دیتا رہا۔ مبلغین کی ہفتہ واری ڈائریاں بھی موصول ہوتی رہیں۔ جن پر مناسب کارروائی کی گئی۔ دار التبلیغ گولڈ کوسٹ کی مکمل اور ہر ایک شعبہ پر مشتمل سالانہ رپورٹ مرتب کر کے مرکز میں روانہ کی گئی۔ بیس صفحات کے قریب عربی رسالہ کے لئے مضمون تیار کیا گیا۔ ایک صحرائی عرب تشریف لائے۔ انہیں آمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آگاہ کیا گیا۔ اور حضور کی کتاب "استفتاء" انہیں دی گئی۔ ایک دن اور رات میرے پاس مقیم رہے۔ متعدد عیسائی صاحبان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ بالآخر تمام احباب سے درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تاریک علاقہ کو احمدیت کے نور سے منور کر دے ؛

خاکسار۔ نذیر احمد مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ

حضرت کرشن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر ورق اور ہر حصہ بے نظیر ہے۔ بچپن سے لیکر وصال الہٰی تک کسی بات میں بھی عوام تو کجا دنیا کے مصلح اور لیڈر حتیٰ کہ انبیاء بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کی ایک مثال سنئے۔

ہندو اخبارات نے حال ہی میں کرشن نمبر شائع کئے ہیں۔ جن میں سے "ملاپ" کا کرشن نمبر اس وقت زیر نظر ہے۔ اس میں ہندوؤں کے چوٹی کے لیڈر "مہاتما ہنسراج جی" کے قلم سے ایک مضمون "اچھی اور اعلےٰ خوراک کھانے کا سبق بالک کرشن سے سیکھئے!" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"شری کرشن جی مہاراج کے بچپن کے حالات کو دیکھئے۔ وہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں سے کھیلتے رہتے تھے ... جو سچا سبق شری کرشن جی کی زندگی سے ہم سب کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کی بستی میں بستے ہوئے بالک کرشن کو دودھ دہی اور مکھن سے اتینت پریم تھا۔ شری کرشن جی دودھ دہی اور مکھن کو خوب کھاتے پیتے تھے ماتا یشودھا کئی بار مکھن چھپانے کا یتن کرتی۔ مگر شری کرشن جو مکھن کے بہت پیارے تھے۔ کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ مکھن مٹکوں میں پڑا رہے۔ اور ان کے پیٹ میں نہ جائے۔ وہ ہر ایک ترکیب سے جو انہیں سوجھتی۔ مکھن پر ہاتھ ڈال ہی لیتے۔ چونکہ شری کرشن جی بالکوں کے سردار تھے۔ اس لئے ان کے ساتھی بالکوں کے گھر بھی اس قسم کے دھاووں سے محفوظ نہیں تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ کسی گوالن نے اپنے دہی اور ماکھن کو ایک اونچی جگہ پر محفوظ رکھدیا۔ لڑکوں کی پہونچ وہاں تک نہ جا سکتی تھی۔ آخر کار انہوں نے ایک ترکیب نکال ہی لی۔ کچھ لڑکے گھوڑے سے بن کر ایک دوسرے کے اوپر سوار ہو گئے۔ اور شری کرشن نے ان کے اوپر پاؤں رکھکر دہی اور ماکھن کے مٹکوں کو الٹا دیا۔ گرے ہوئے دہی اور ماکھن کو بالکوں نے خوب کھایا۔ اتنے میں گوالن بھی آگئی۔ دوسرے لڑکے تو بھاگ گئے۔ مگر شری کرشن جی پکڑے گئے۔"

یہ وہ بچپن ہے جو ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق ہندوستان کے ایک اوتار کا تھا۔ ہم اپنے عقیدہ کے مطابق اس کی صحت و عدم صحت پر اسوقت بحث کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہندو جس بات کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ اس قابل ہے کہ اس کی تقلید کی جائے۔

مہاتما جی نے حضرت کرشن کی بچپن کی زندگی سے جو "سچا سبق" حاصل ہوتا ظاہر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ (۱) "شری کرشن جی دودھ دہی اور مکھن کو خوب کھاتے پیتے تھے"۔ (۲) ان کی والدہ خواہ کہیں چھپا کر رکھتیں۔ وہ ہر ایک ترکیب سے جو انہیں سوجھتی۔ مکھن پر ہاتھ ڈال ہی دیتے"۔ (۳) انہوں نے دوسرے لڑکوں سمیت اپنے ساتھی ایک لڑکے کے گھر جا کر دہی اور ماکھن مٹکوں سے نکال کر کھایا۔ اور اس موقع پر پکڑے گئے۔ گویا مختصراً یہ کہ آپ بچپن میں مکھن اور دہی چرا کر خوب کھایا کرتے تھے۔ اپنے گھر سے بھی اور دوسروں کے گھروں سے بھی۔

اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کیا بچوں کا اپنے اور پرائے گھر سے کچھ چرا کر کھا پی لینا قابل تعریف بات ہے۔ اور اسے قابل تقلید سبق کہا جا سکتا ہے۔ یعنی اس عادت کا سب بچوں میں ہونا ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک کوئی ماں باپ قطعاً یہ گوارا نہیں کرینگے۔ کہ ان کے بچے میں گھر سے کچھ چرا کر کھانے کی عادت ہو۔ کیونکہ اس کے سخت خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ گھر کی دوسری اشیاء بچے چرانے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر دوسروں کی چیزیں چرانا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ چوری کرنا ان کے لئے معمولی بات بن جاتی ہے۔ جب گھر سے کوئی چیز چرانے کی نوبت یہاں تک پہونچ جاتی ہے۔ تو اس قسم کی عادت کو حضرت کرشن جی کی طرف منسوب کرنا ان کی تعریف نہیں۔ بلکہ مذمت ہے۔ اور اسے "سچا سبق" نہیں بلکہ "عبرتناک سبق" کہنا چاہیئے۔

باقی یہ بھی کوئی قابل تقلید بات ہے۔ کہ وہ خوب کھاتے پیتے تھے پیٹ بھرنا کسے نہیں آتا۔

غرض یہ ایک قابل تعجب امر ہے کہ اچھے اچھے لکھے پڑھے ہندو بھی اپنے بزرگوں کی طرف ایسی ایسی باتیں منسوب کرتے ہوتے نہیں ہچکچاتے۔ جو تعریف کا نہیں۔ بلکہ مذمت کا پہلو رکھتی ہیں۔ دراصل اس میں ان کا کوئی زیادہ قصور بھی نہیں۔ کیونکہ ان کی مذہبی کتب میں جب ایسی باتیں ہوں تو وہ کیا کریں۔ اور کہاں سے ایسے واقعات لے آئیں۔ جن سے سچا اور اعلےٰ سبق حاصل ہو سکتا ہو۔

ان کے مقابلہ میں ہم اپنے پیارے نبی اور سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کی ایک دو باتیں اختصاراً پیش کرتے ہیں۔ تا ہمارے ہندو بھائی دیکھ سکیں۔ کہ کونسا نمونہ قابل تقلید ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے زمانہ کے وقار اور متانت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کہ آپ کبھی اپنے گھر میں بھی کھانا مانگ کر نہ لیتے۔ بلکہ جس وقت آپ کو جو کچھ ملتا۔ اس پر قناعت کرتے۔ صاحبان بصیرت غور کریں۔

پھر شری کرشن جی کے متعلق تو مہاتما ہنسراج جی کہتے ہیں۔ کہ آپ "لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے"۔ اور اس کھیل کود کی نوعیت بھی آپ نے بتا دی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے کھیل ایسے نہ ہوتے تھے۔ بلکہ وہ بھی مردانہ مشاغل ہوتے تھے۔ چنانچہ چھ برس کی عمر کے اندر اندر آپ نے تیرنے کی مشق کی۔ اور تیرنا سیکھ لیا۔ اس عمر میں آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو لے کر مدینہ تشریف لائی تھیں اور اسی سفر سے واپسی کے وقت رستہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس قیام مدینہ کی بہت سی باتیں آپ کو یاد رہیں چنانچہ طبقات ابن سعد جلد ۱ صـ ۵۳ میں ہے۔ کہ ہجرت کے بعد جب ایک دفعہ مدینہ میں آپ بنو عدی کے منازل پر سے گزرے تو آپ نے ایک مکان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ اس مکان میں میری والدہ ٹھیری تھیں۔ اور یہی وہ تالاب ہے۔ جس میں میں نے تیرنا سیکھا تھا۔

پھر اور سنیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بچپن کے زمانہ میں بھی اپنا وقت مفید کاموں میں صرف فرماتے تھے۔ جو موجودہ اقتصادی بدحالی کے زمانہ میں نہایت ہی مفید اور بیش قیمت سبق ہے۔ چنانچہ طبقات ابن سعد جلد ۱ صـ پر یہ روایت درج ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دس بارہ سال کی عمر میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔ بخاری کتاب الاجازہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول درج ہے کہ میں قراریط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ یہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور کسی بھی کام سے عار نہ کرنیکا ایک ایسا زرین سبق ہے۔ جو اگر آج ہمارے نوجوان یاد کریں۔ تو بہت سی مشکلات خود بخود رفع ہو سکتی ہیں۔

اس سے بھی بڑھکر آپ نے اس زمانہ میں جو عام طور پر کھیل کود میں صرف ہوتا ہے۔ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام کا دور دراز سفر اختیار کیا اور اس طرح تجارتی کاروبار کی ٹریننگ حاصل کی۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ اس سفر کے وقت آپ کی عمر بارہ سال تھی۔ اب ایک طرف ہندوؤں کے پیشکردہ حضرت کرشن کے بچپن کا مطالعہ کیجئے۔ اور دوسری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا بطور مثال پیش کردہ واقعات پر غور کیجئے۔ کہ فی زمانہ کونسا بچپن ہے۔ جسے ہم اپنے بچوں کے لئے قابل تقلید

لالہ کلیانداس صاحب کا کشف اور غیر مبائعین

لالہ کلیان داس صاحب رئیس ملتان کے کشف نے جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حضرت سلمان فارسی رضہ سے مماثلت کا غیر معمولی ثبوت پیش کر دیا۔ اور لوکان الایمان معلقاً بالثریا والی حدیث کی تازہ اور پر از یقین تفسیر بتا دی۔ وہاں پیغامی کیمپ میں کھلبلی پیدا کر دی ہے اور اہل پیغام کی حسد کی بھڑکتی ہوئی آگ پر تیل کا کام دیا ہے۔ ان سے بھلا کوئی پوچھے۔ کہ لالہ صاحب موصوف کا اس قدر دور دراز کا سفر اختیار کرنا مسلمان بزرگوں کے مقبروں پر جانا اور وہاں جا کر دعائیں کرنا۔ رؤیا و کشوف سے بہرہ ور ہونا کیا یہ ان کے اپنے کسی منصوبہ کا نتیجہ تھا۔ یا اس میں "قادیانی پراپیگنڈا" کا دخل تھا۔ کس کو معلوم تھا کہ ایک دن لالہ صاحب موصوف عراق و عرب میں جائیں گے۔ اور پھر حضرت سلمان فارسی رضہ کے روضہ پر جا کر دعا کریں گے۔ اور پھر ایسا کشف دیکھیں گے جو حدیث رجال من ابناء الفارس کی تفسیر بن جائے گا۔ مگر مولا کریم نے جو بیکسوں کی سہارا ہے۔ یہ رؤیا لالہ صاحب موصوف کو دکھایا۔ تا حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ کی صداقت اور بریت پر ایک برہان قاطع ہو۔ اور حاسدوں کے دلوں پر ایک اور چرکا لگے۔

دراصل اہل پیغام جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بدگوئی پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں ان کو لالہ صاحب موصوف کا رؤیا جو حضرت امام ایدہ اللہ کی بریت اور صداقت ظاہر کرنے والا ہے۔ تیر بن کر لگا ہے۔ اور انہوں نے لالہ صاحب موصوف پر اپنے اخبار میں جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ مجھے الفضل کے ایک مضمون نگار کے یہ الفاظ پڑھ کر بہت لطف آیا۔ کہ اگر ایک طرف ایک ہندو نے جو بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اور ایک "ملتانی" نے جس کے جسم کا ایک ایک ذرہ قادیان کا زیر بار احسان تھا حضرت امیر المومنین کی ذات والا صفات کے متعلق بدظنی سے کام لیا۔ تو اللہ تعالٰے نے ایک "ملتانی ہندو" کے ذریعہ سے آپ کی بریت فرمائی۔ مجھے یہ نکتہ بہت پسند آیا۔ گو پیغامی اس پر پیچ و تاب کھاتے ہوں۔ مگر میرے نزدیک یہ ذوقی بات حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ان معنوں کے مشابہ ہے جو آپ نے ایک دفعہ درس قرآن دیتے ہوئے آیت یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ہو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کی تفسیر کرتے ہوئے فرمائی تھی۔ کہ اس آیت میں نور سے مراد میں ہوں۔ اور میری خلافت کو بھی بعض لوگ (پیغامی) منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالٰی اس نور کو پورا کر کے رہے گا۔ اور دشمن نامراد رہیں گے۔ اور اگلی آیت میں "دین" کا لفظ بھی موجود ہے یعنی "نور الدین"

کی حمایت اللہ تعالٰے خود فرمائے گا اور اس کو دنیا میں قائم رکھے گا۔ یہ "ذوقی" معنے ہی سہی۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ یہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ مگر خشک معترضین کو "ذوقیات" سے حظ اٹھانا کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ روحانیت سے محض کورے ہوتے ہیں۔ پس اہل پیغام ہمیں معاف فرمائیں۔ لالہ کلیانداس صاحب کی رؤیا نے ہم اہل ذوق کو حظ اٹھانے کا کافی سامان مہیا کر دیا ہے اور ان کو حسد کی آگ میں جلنے کا کافی سامان دیدیا ہے۔ خاکسار۔ [illegible] بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ قادیان

ضرورت

محکمہ سول بلوچستان میں چند سب اسسٹنٹ سرجنوں کی آسامیاں خالی ہونے والی ہیں۔ تنخواہ ۵۵ + ۲۰ روپے بلوچستان الاؤنس ہوگی۔ اور ۱۳۰ روپے تک جائے گی۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

Col: Kamalkaka I. M. S
R. S. & C. M. O. Baluchistan
Quetta.

ناظر تعلیم و تربیت

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی دردیلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت نبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:- حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت رشتہ

ایک ۲۲ سالہ لڑکی کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ ہے۔ اور ایک تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ لڑکا مخلص احمدی برسر روزگار ہو۔ مزید حالات کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سے خط و کتابت کریں۔

جے وی معلم کی ضرورت

احمدیہ مردانہ سکول کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کے واسطے ایک جے وی استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں عبدالمنان صاحب مینجر احمدیہ سکول کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور کو مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمائیں تنخواہ مناسب دی جائے گی۔ نیز ایک جے وی معلمہ کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بھی مندرجہ بالا پتہ پر درخواستیں ارسال کی جائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

وصیتیں

نمبر ۵۱۶۲ منکہ عطاء اللہ ولد مرزا ہدایت اللہ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کوچہ چابک سواراں لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائیداد (۱) نصف حصہ ایک مکان جدی واقعہ کوچہ چابک سواراں (۲) ایک قطعہ زمین دو کنال سکنی واقعہ قادیان (۳) ایک قطعہ زمین دس مرلہ وایک تقریباً ۱۳ مرلہ واقعہ راج گڑھ ومسلم پارک لاہور) جس کی قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ اسوقت تقریباً دوسوتیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ مرزا عطاء اللہ ملازم سررشتہ تعلیم پنجاب لاہور۔

گواہ شد:۔ فضل الدین ریڈر ہائی کورٹ لاہور

گواہ شد:۔ شمس الدین ریڈر ہائی کورٹ لاہور۔

نمبر ۵۱۰۹ منکہ محمودہ بیگم زوجہ خلیل الرحمن خان قوم ککے زئی عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت تین صد روپیہ حق مہر اور زیور اندازاً چالیس روپیہ کے ہیں۔ میں اپنے مہر اور زیور کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد میرے حق میں ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ مذکورہ رقم تین صد اور چالیس روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ جو ۳۴/۰ روپے بنتے ہیں۔ یہ رقم باقساط ماہوار ادا کرنے کی سعی کروں گی۔ اور جلد از جلد ادا کرونگی وباللہ التوفیق۔

الامتہ:۔ محمودہ بیگم

گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان مولوی فاضل خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ایچ ایم مرغوب اللہ احمدی دفتر چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی صدر پشاور

نمبر ۵۰۹۰ منکہ محمد حیات خان ولد چوہدری خیر الدین خان ذات جٹ عمر ۶۰ سال پیشہ کاشت کاری زمیندارہ تاریخ بیعت سال ۱۸۹۲ء (جبکہ پہلی دفعہ دعوےٰ کے بعد حضرتؑ صاحب سیالکوٹ تشریف لے گئے) ساکن حافظ آباد محلہ گڑھی اوان تھانہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری دو بیگمات چھ بیٹے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جن میں سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ باقی ناکتخدا ہیں۔ اور مختلف جماعت ہا میں زیر تعلیم ہیں۔ جائیداد غیر منقولہ تین مکانات پختہ و دیوان خانہ جو محمد حیات خان ہال کے نام سے مشہور ہے۔ واراضی زرعی چاہی ونہری وبارانی وجائیداد غیر منقولہ اسباب خانہ داری وساز وسامان ٹانگہ وغیرہ و۔ نال گھوڑے وڈراسان بجنس وبیل وگائے اونٹ سب باہمی تقسیم کر کے صرف میرے حصہ کی جائیداد قریباً چار ہزار کی بنتی ہے۔ میں اس جائیداد چار ہزار روپیہ کی بمد صیغہ مقبرہ بہشتی بغرض اشاعت اسلام بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ نیز بعد وفات اکثر ناہنجار واقعات سننے میں آتے ہیں۔ اس لئے یہ رقم میں اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے ادائیگی کا فخر محسوس کرتا ہوا۔ مبلغ پانچ سَو کی اراضی جو بروئے وثیقہ رجسٹری شدہ مورخہ یکم جون ۳۲ء کھیوٹ ۶۵ نمبر خسرہ ۶۶۳/۷ حال ۸۰۷ مسمی جیات ولد عظیم خان ذات جٹ سکنہ گڑھی اوان تحصیل حافظ آباد سے خرید کردہ ہے۔ اصل وثیقہ رجسٹری شدہ حوالہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو اس وصیت کے ساتھ ارسال کیا گیا ہے۔ اس آمدنی کے علاوہ میرے گزارہ کے لئے ماہواری پنشن بھی ہے۔ جس پر میرا اور میرے بچوں کی فیس تعلیم وغیرہ کا گزارہ ہے۔ تازیست اس آمد ماہواری کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو ماہ بماہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی عرض کر دینا مناسب ہے۔ کہ آج کی تاریخ کے بعد کوئی ایسی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو جو بعد میں پیدا شدہ ہے۔ یا خرید کردہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کے مطابق اسی قدر حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ تحریر بطور وصیت نامہ کی گئی۔

العبد:۔ محمد حیات خان سب انسپکٹر پولیس پنشنر بقلم خود

گواہ شد:۔ ہارون رشید حیات خان پسر موصی

گواہ شد:۔ محمد خان ولد فیروز الدین ذات جٹ سکنہ گڑھی اوان تحصیل حافظ آباد۔

نمبر ۵۱۵۵ منکہ سید عبد الوہاب ولد منشی سید غلام اکبر مرحوم قوم سید پیشہ لاخراجداری عمر قریباً اسی سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن کوسمی ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد لاخراج اراضی تین ایکڑ دوسَو اسی ڈسمل سونگھڑہ میں ہے جس کی قیمت موجودہ مبلغ چھ سَو روپیہ ہوتی ہے۔ اور کوئی جائیداد اس وقت میری نہیں۔ اور نہ کوئی دوسری آمدنی ہے۔ خانہ باغ قبل اس کے میں اپنے بچوں کے حسن سلوک اور مالی خدمت کے عوض میں دے چکا ہوں۔ موجودہ میری زمین کی قیمت چھ سَو روپیہ میں سے ۱/۱۰ حصہ جس کی قیمت مبلغ ساٹھ روپیہ ہوتا ہے۔ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان ہوگی۔ اگر خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے مجھکو توفیق عطا فرمائے تو انشاء اللہ اپنے حین حیات میں ایک سال کے اندر اندر اس وصیت شدہ زمین کو فروخت کر کے داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرونگا انشاء اللہ

العبد:۔ سید عبد الوہاب احمدی موصی بقلم خود

گواہ شد:۔ سید غلام محمد احمدی سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سونگھڑہ۔

گواہ شد:۔ سید مبشر الدین احمد احمدی داماد موصی ساکن کوسمی

گواہ شد:۔ سید اختر الدین احمد ساکن کوسمی پرگنہ سونگھڑہ ضلع کٹک

نمبر ۵۱۶۳ منکہ فضل حسین ولد ماسٹر محمد حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرے قبضہ میں کوئی جائیداد نہیں۔ فی الحال عـ ماہوار آمد ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت میں ماہ بماہ میں ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ لینے کی حقدار ہوگی

العبد فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

گواہ شد:۔ عبد الرحیم نیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جالندھر ۱۱ اگست۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے کریمنل لا ر امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت چوہدری شیر جنگ کو حکم دیا ہے کہ سب سے پہلی گاڑی میں سوار ہو کر پنجاب سے نکل جائیں۔ اور ایک سال تک اس صوبہ میں واپس نہ آئیں کیونکہ ان کی موجودگی امن عامہ کے لئے مضر ہے۔ پولیس نے آپ کو گاڑی پر سوار کرا دیا اور آپ اپنے وطن ریاست ناہن میں چلے گئے۔

شملہ ۱۱ اگست۔ میاں محمد شاہ نواز جن کی اہلیہ بیگم شاہ نواز ایک معروف خاتون ہیں۔ آج صبح چار بجے سولن میں وفات پا گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ آپ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ لاش باغبانپورہ لائی گئی۔

پراگ ۱۱ اگست۔ چیکوسلاویکیا کی سرکاری ایجینسی نے جرمنی کے اس پروپیگنڈا کی پرزور مذمت کی ہے۔ جو وہ اس کے خلاف کر رہا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اسے زیادہ دیر تک صبر کے ساتھ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

ٹوکیو ۱۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ نے سرحد کے تصفیہ کے لئے جاپانی تجاویز کو منظور کر لیا ہے چنانچہ عارضی صلح ہو گئی ہے۔ دونو فوجیں چند سو گز کے فاصلہ پر ایک دوسرے کے مقابلہ پر پڑی ہیں۔ چیانگ کو فنگ کی پہاڑی پر روس کا قبضہ ہے۔

کراچی ۱۱ اگست۔ خیرپور کے شاہی محل سے ۱۵ ہزار روپیہ کی چوری ہو گئی ہے۔ جس میں زیورات جواہرات اور نقدی شامل ہے۔

وارسا ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پولینڈ نے لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اپنے نمائندہ کو واپس بلا لیا ہے۔

امرتسر ۱۱ اگست۔ اس علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد وزیر اعظم اور سر چھوٹو رام واپس چلے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں جلد واپس آؤں گا۔ اور جلیانوالہ باغ میں زمینداروں کا جلسہ منعقد کرا کے تقریر کروں گا۔

کراچی ۱۱ اگست۔ حکومت سپین نے حکم دے رکھا ہے کہ کوئی غیر ملکی سپین کا سکہ باہر نہ لے جائے۔ چنانچہ بعض سندھی سوداگر جو جبرالٹر سے واپس آ رہے تھے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس ہسپانوی سکے تھے۔

کوہاٹ ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ بنوں کے شمال کی طرف ایک میل کے فاصلہ پر دریائے کرم کے پار علاقہ کے باشندوں کو حکام کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے باغیچے۔ مکانات اور فصلیں وغیرہ چھوڑ کر جلد چلے جائیں۔ کیونکہ اس علاقہ پر قبائلی لشکر کے حملہ کا خطرہ ہے۔

لکھنؤ ۱۱ اگست۔ کل رات یہاں چھ انچ بارش ہوئی۔ ضلع گورکھپور میں دریائے گوگرا کی طغیانی کی وجہ سے کئی گاؤں غرقاب ہیں۔ اور سڑکوں پر ۳۰۔ ۳۰ انچ پانی پھر رہا ہے۔ ضلع بھڑائچ میں بھی دریا سے راپتی کے چڑھاؤ کی وجہ سے بہت سے دیہات زیر آب ہیں۔

کلکتہ ۱۱ اگست۔ آج اسمبلی میں یہ ریزولیوشن پیش ہوا۔ کہ مسلمانوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ منظور کیا جائے۔ مگر وزیر اعظم نے اس تحریک کی مخالفت کی اور کہا کہ سکولوں اور کالجوں میں طلباء اکٹھے پڑھتے ہیں وہیں مسلمانوں کو وظائف دئے جا سکتے ہیں۔ ان کے لئے الگ سکول نہیں کھولے جا سکتے۔ تحریک مسترد ہو گئی۔

بمبئی (بذریعہ ڈاک) محمد علی پاشا تصفیہ فلسطین کے سلسلہ میں بمقام قاہرہ اسلامی ممالک کے سرکردہ رہنماؤں کی ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں جس میں شمولیت کے لئے مسٹر جناح کو بھی دعوت موصول ہوئی ہے۔

امرتسر ۱۱ اگست۔ پولیس لائن میں پولیس کی پریڈ کے موقعہ پر وزیر اعظم نے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ پبلک کے ساتھ معاملہ کرتے وقت آپ لوگوں کو اس تغیر کو مدنظر رکھنا چاہیئے جو نظام حکومت میں ہو چکا ہے۔ اب جمہوری حکومت ہے۔ تمام افسر اپنے آپ کو پبلک کا خادم سمجھیں۔ پولیس کو بدنام کرنے والی کالی بھیڑوں کو نکال دینا چاہیئے۔ میری گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گی۔ جو بددیانتی اور رشوت ستانی کے لئے بدنام ہیں۔ خواہ وہ اپنے کام میں کس قدر لائق کیوں نہ ہوں۔

شملہ ۱۱ اگست۔ حکومت ہند نے انٹرنیشنل لیبر آفس جنیوا کو اس فیصلہ سے مطلع کیا ہے کہ آئندہ ہندوستان میں کسی قسم کی کان میں عورتوں کو زیر زمین کام کرنے کے لئے ملازم نہیں رکھا جائیگا۔ حکومت ہند نے دیسی ریاستوں کو بھی اپنے اس فیصلہ سے مطلع کر دیا ہے۔

ناگپور ۱۱ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی اس رائے کا اظہار برملا کر دیا ہے کہ سی پی کی وزارت میں ایک مسلمان کا ہونا ضروری ہے۔ جو مسلم لیگ کا ممبر ہو گا۔ لیکن اگر مسلم لیگ نے تعاون سے انکار کیا۔ تو کسی آزاد ممبر کو لے لیا جائے گا۔ ہریجنوں سے کسی ممبر کو وزارت کا اہل نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے ممکن ہے۔ بہار سے کسی غیر برہمن کو وزیر بنایا جائے۔

کلکتہ ۱۱ اگست۔ دیہاتیوں نے ریلوے حکام سے بار بار گذارش کی تھی کہ دیہات کو سیلاب سے بچانے کے بند ھوں میں پل بنا دئیے جائیں۔ مگر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ چنانچہ شدید طغیانی کے دیکھ کر دیہاتیوں نے مادھوکھالی اور کمارکھالی جنکشنوں کے درمیان دو بند توڑ کر پانی کا رستہ بنا دیا اس لئے ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے

حکومت بنگال نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

شملہ ۱۱ اگست۔ شملہ اور کالکا کے مابین شدید بارش کی وجہ سے آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے کئی جگہ زمین شق ہو گئی۔ اور درخت گر گئے ہیں۔

پشاور ۱۱ اگست۔ حکومت نے دریائے شاہ عالم کے پل پر سے گذرنے والوں پر جو محصول عائد کر رکھا ہے۔ اور اس کے خلاف کسانوں نے ستیہ گرہ شروع کر رکھی ہے۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد نے وہاں پہنچ کر کسانوں کو مشورہ دیا۔ کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ وہ ایجیٹیشن بند کر دیں۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ جب تک ستیہ گرہی رہا نہ ہوں۔ اور ٹیکس منسوخ نہ کیا جائے۔ ہم ایجیٹیشن بند نہیں کر سکتے

ڈھاکہ ۱۱ اگست۔ کل سے سیلاب نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے سکول بند ہو گئے ہیں۔ دیہات اور قصبات میں اشیاء کی خرید و فروخت کشتیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔

بیت المقدس ۱۰ اگست۔ کل نابلس کے ایک بنک پر آٹھ مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کر کے ۵ ہزار پونڈ لوٹ لئے اور موٹر پر فرار ہو گئے۔

شملہ ۱۱ اگست۔ ڈیرہ دون میں فارسٹ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام پیکنگ پیپر بننا شروع ہوا ہے جو لکڑی کے گودے اور گھاس کی آمیزش سے بنایا جائے گا۔

شملہ ۱۱ اگست۔ گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ وائسرائے لیڈی برابورن کے ساتھ اکتوبر کے آغاز میں کشمیر جا رہے ہیں اور ۲۲ اکتوبر کو دہلی پہنچیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی